جمعہ 4 نومبر 2016ء

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 4 نومبر 2016ء 3 صفر 1438 ہجری 4 نبوت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 250

منانے کا لطف

دیں مجھ کو اجازت کہ کبھی میں بھی تو روٹھوں
لطف آپ بھی لیں روٹھے غلاموں کو منا کے
لیکن مجھے زیبا نہیں شکوے میرے مالک
یہ مجھ سے خطا ہو گئی اوقات بھلا کے
دیوانہ ہوں دیوانہ برا مان نہ جانا
صدقے مری جاں آپ کی ہر ایک ادا کے

(کلام طاہر)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

''ہماری غرض نماز میں یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہم اپنے محبت اور اپنے عشق اور اپنے انکسار اور اپنے عجز کا اظہار کریں۔ زبان سے جو الفاظ ہم نکالتے ہیں وہ ان ساری باتوں کو ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ جب ہم **الحمدُ لله** ...... کہتے ہیں تو یہ ہمارے اس سے تعلق کا اظہار ہوتا ہے کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ تو ہی رحمٰن ہے۔ بغیر مانگے اور بغیر طلب کئے تو ہم پر اپنی نعمتیں نازل کرتا ہے۔ ہماری ضرورتیں تو ہی پورا کرنے والا ہے۔ تو جب فیصلہ کرتا ہے تو نہایت سچا اور صحیح ہوتا ہے۔ پھر ہم اس کے حضور اپنے عجز اور انکسار کے اظہار کیلئے **اِیّاک نعبد** ...... کہتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر عجز کا اور کیا اظہار ہو سکتا ہے کہ ہم کہتے ہیں، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ پھر اپنی درخواستیں پیش کرنے کے لئے **اِھدِ نا** ...... سے زیادہ اور کیا الفاظ ہو سکتے ہیں۔ مگر جہاں ہم یہ الفاظ بیان کرتے ہیں وہاں ہم سینہ یا ناف پر ہاتھ بھی باندھتے ہیں جو ایک تصویری زبان ہے اور جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم مؤدبانہ طور پر اور ملتجیانہ طور پر تیرے سامنے ایک سوالی کی حیثیت میں کھڑے ہیں۔ اسی طرح ہم جب ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہیں تو وہ بھی ایک تصویری زبان ہوتی ہے۔ ہم اپنے عمل سے اس وقت ظاہر کر رہے ہوتے ہیں کہ نماز کے علاوہ ہم کسی اور طرف توجہ نہیں کر رہے۔ ہم اس وقت بالکل خاموش ہوتے ہیں۔ کوئی شخص ہم سے بات کرے تو ہم اس کا جواب نہیں دیتے۔ مگر پھر بھی تصویری زبان میں ہم اپنے ہاتھ اٹھاتے ہیں جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اب ہم ساری دنیا سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔ ہم رکوع میں اس کی تسبیح و تحمید کرتے اور اس کی عظمت بیان کرتے ہیں مگر ساتھ ہی تمثیلی زبان میں ہم جھک بھی جاتے ہیں۔ ہم سجدے میں جا کر خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتے اور اس کی علوشان کا اقرار کرتے ہیں مگر ساتھ ہی تصویری زبان میں اس کے سامنے اپنا سر بھی رکھ دیتے ہیں۔ ہم نہایت ہی لطیف الفاظ میں تشہد میں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہیں مگر ساتھ ہی تمثیلی زبان میں اس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جاتے ہیں۔'' (روزنامہ الفضل 31؍اکتوبر 1942ء)

''نماز روحانیت کا سرچشمہ ہے اور بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کا مقرب بننے کا ذریعہ ہے۔ تم یہ جانتے ہو کہ اگر کوئی شخص سنکھیا کھالے تو یقیناً مرجاتا ہے اسی طرح تمہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ نماز نہ پڑھنا بھی سنکھیا کھانے سے کم نہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ سنکھیا ایسا ہے جو قیامت کے دن اپنا اثر دکھائے گا اور انسان کو ابدالآباد تک کی دوزخ میں ڈال دے گا۔ پس یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ سنکھیا مارتا نہیں بلکہ یہ سنکھیا ایسا ہے جو بہت سی اکٹھی موتیں انسانیت پر وارد کردے۔ انسان کو موت آئے گی لیکن وہ مر نہیں سکے گا۔ سنکھیا کوئی اتنا مضر نہیں جتنا نماز نہ پڑھنا مضر ہے کیونکہ سنکھیا کھانے سے تو انسان پر ایک موت واقع ہوتی ہے لیکن نماز نہ پڑھنے کے نتیجے میں انسان جو سنکھیا کھاتا ہے وہ ایسا ہے کہ اکٹھی کئی موتیں انسان پر لے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ **لَا یَمُوتُ** ...... کہ دوزخ میں انسان نہ مرسکے گا اور نہ ہی زندہ رہے گا ہر وقت اس کو موت آتی رہے گی لیکن اس کے باوجود وہ مر نہیں سکے گا۔ موت کی تکلیف اٹھانے کے بعد وہ بے حس نہیں ہوگا کہ اسے باقی موتوں سے نجات حاصل ہو جائے۔ جتنے عیب، جتنی سستیاں اور جتنی بدیاں ہوں گی، وہ سب موت کی شکل میں اس کے سامنے نمودار ہوں گی اور ہر بدی اس کے لئے ایک موت لائے گی۔ ایک نماز نہ پڑھنے کی وجہ ایک موت ہوئی۔ اور پھر دوسری موت دوسری نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے۔ تیسری موت تیسری نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے۔ اسی طرح جھوٹ بولنے اور بددیانتی اور بے ایمانی کرنے کی وجہ سے اس پر موتیں وارد ہوں گی۔ پس نماز نہ پڑھنا ایک ایسا زہر ہے جو انسان کو ابدالآباد کے دوزخ میں ڈال کر اس پر کئی موتیں وارد کرتا ہے، اس سے بچنا چاہئے اور نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنی چاہئے''۔ (روزنامہ الفضل 21 فروری 1945ء)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 4 نومبر 2016ء کا خطبہ جمعہ کینیڈا سے پاکستانی وقت کے مطابق مورخہ 4 اور 5 نومبر 2016ء کی درمیانی رات 12:30 بجے لائیو نشر ہوگا۔ تمام احباب جماعت سے استفادہ کی درخواست ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت MTA ربوہ)

ضرورت خواتین اساتذہ

نظارت تعلیم کو اپنے ادارہ جات کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ درج ذیل قابلیت رکھنے والی خواتین درخواست دینے کی اہل ہوں گے۔

مضامین: فزکس

تعلیمی قابلیت: بی ایس سی، بی ایس، ایم ایس سی

درخواست دینے کیلئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹس سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(نظارت تعلیم)

ضرورت انسپکٹران

دفتر روزنامہ الفضل کو بیرون ربوہ دورہ جات کیلئے انسپکٹران کی ضرورت ہے۔ عمر 35 سے 40 سال اور تعلیم کم از کم ایف اے یا ایف ایس سی ہو۔ خواہشمند احمدی احباب جو خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں تعلیمی اسناد صدر صاحب یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق اور قومی شناختی کارڈ کی کاپی کے ساتھ مورخہ 15 نومبر 2016ء تک بھجوادیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

9

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

واقفات اور واقفین نو کی کلاسیں۔ مجلس سوال و جواب۔ غانا میں حضور کے حالات کیسے تھے

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

14 / اکتوبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت الذکر کے دونوں ہال مرد احباب کے لئے مخصوص کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ مرد احباب کے لئے دو مارکیز بھی لگائی گئی تھیں۔

خواتین کے لئے طاہر ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ طاہر ہال کے علاوہ خواتین کے لئے بھی دو مارکیز لگائی گئی تھیں۔ یہ سبھی جگہیں نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں اور آج حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد 7050 تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بجکر تیس منٹ پر بیت الذکر تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

(اس خطبہ کا خلاصہ روزنامہ الفضل مورخہ 18 / اکتوبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ دو بجکر تیس منٹ تک جاری رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ بیت الذکر ٹورانٹو (Toronto) سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

کلاس واقفات نو

اس کے بعد پروگرام کے مطابق چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے آئے جہاں واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ناجیہ حسن نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ سدرہ سعید نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ باسمہ ساجد نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کا عربی متن پیش کیا جس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ صدف مرزا نے پڑھا۔

حضرت شہر بن حوشبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا کہ اے ام المومنین! آنحضرت ﷺ آپ کے ہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کون سی دعا کرتے تھے۔ اس پر حضرت ام سلمہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے یا مقلب القلوب ...... کہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت قدم رکھ اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کردے۔

بعدازاں عزیزہ آنسہ نصیر مرزا نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پڑھا۔

میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے ہے اور جب انسان کی محبت خدا کے ساتھ اس درجہ تک پہنچ جائے کہ اس کا مرنا اور اس کا جینا اپنے لئے نہیں بلکہ خدا ہی کے لئے ہو جائے۔ تب خدا جو ہمیشہ پیار کرنے والوں کے ساتھ پیار کرتا آیا ہے اپنی محبت کو اس پر اتارتا ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے انسان کے اندر ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کو دنیا نہیں پہچانتی اور نہ سمجھ سکتی ہے اور ہزاروں صدیقوں اور برگزیدوں کا اسی لئے خون ہوا کہ دنیا نے ان کو نہیں پہچانا وہ اسی لئے مکار اور خودغرض کہلائے کہ دنیا ان کے نورانی چہرہ کو دیکھ نہ سکی۔

اس کے بعد عزیزہ عدیلہ مظفر نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ اسمارا کائنات، عزیزہ لبنیٰ سلیم، عزیزہ ودیعہ شہزادی اور عزیزہ سائرہ شفیق نے استقامت دین واقفات نو کا بنیادی وصف پر پریزنٹیشن دی۔

اس پریزنٹیشن کے بعد حضور انور نے فرمایا:

قرآن شریف کیا ہے آپ میں سے کوئی بتائے۔ ایک واقفہ نو نے بتایا کہ قرآن کریم اللہ کی کتاب ہے۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب کیوں بھیجی ہے؟ اس پر بچی نے جواب دیا کہ ہمیں ہدایت دینے کے لئے۔

پھر حضور انور نے ایک حدیث بیان فرمائی کہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آنحضور ﷺ کا اٹھنا بیٹھنا کیسا تھا۔ بچی نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ کی تمام زندگی قرآن شریف ہی تھی۔ دوسری بچی نے جواب دیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب تھا کہ جو کچھ قرآن کریم میں ہے وہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق، اعمال اور اٹھنا بیٹھنا تھا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بچیوں نے سوالات کئے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیسے پتہ لگے کہ خواب شیطانی ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: نفسیات کے جو ماہرین ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہر انسان کو رات میں تین چار خواب آتے ہیں۔ کچھ یاد رہ جاتے ہیں کچھ انسان بھول جاتا ہے یا پھر سارے بھول جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں خواب نہیں آتی۔ وہ اتنی گہری نیند سوتے ہیں کہ ان کو پتہ ہی نہیں لگتا کہ رات کیا ہوا ہے۔ خوابیں ہر ایک کو آتی ہیں۔ بعض دفعہ اچھی خواب بھی آتی ہے۔ اگر انسان کا دماغ نیک ہے، اس کے خیالات نیک ہیں تو اس کو اچھے خواب آتے رہیں گے۔ اگر رات کو تم لوگ گندی فلم دیکھ کر سوئے ہو یا کوئی اور بیہودہ چیز دیکھ کر سوئے ہو تو بعض دفعہ اس قسم کی خوابیں آتی ہیں۔ دماغ پر ان چیزوں کا ایک نفسیاتی اثر ہوتا ہے۔ بعض خوابیں ہوتی ہیں، جو اللہ تعالیٰ خاص طور پر کسی کی راہنمائی کے لئے دیتا ہے۔ اس میں بعض پیغام ہوتے ہیں۔ بعض چیزیں سمجھ نہیں آتیں۔ حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں جس طرح بادشاہ نے خواب دیکھی تھی۔ جو تعبیر کرنے والے تھے، انہوں نے کہا کہ یہ تمہارے دماغی خیالات ہیں۔ جس کی وجہ سے خواب آ گئی۔ سات گائیاں اور سات بالیوں کا کوئی مطلب نہیں۔ لیکن جو قیدی حضرت یوسفؑ کے ساتھ تھے۔ ان میں سے جو ایک رہا ہوا تھا۔ حضرت یوسفؑ نے اس کو کہا تھا کہ بادشاہ کو جا کر میرے بارہ میں بتانا۔ جب اس نے بادشاہ کی یہ خواب سنی تو اسے حضرت یوسفؑ کی یاد آ گئی۔ پھر حضرت یوسفؑ نے اس کی تعبیر کی کہ کس طرح تم پر اچھا زمانہ آئے گا۔ پھر قحط سالی کا زمانہ آئے گا۔ اس عرصہ میں جو تمہاری اچھی فصلیں ہوں گی ان کو قحط والے سالوں کے لئے سنبھال کر رکھ لینا۔ پھر حضور انور نے بچی کو بتایا کہ فصل کیا ہوتی ہے اور Harvesting کیا ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ گندم کا ایک حصہ ہوتا ہے جس کے اندر دانے بھرے ہوتے ہیں اس کو سٹہ کہتے ہیں۔ بہرحال وہ ایک خواب تھی جس کی تعبیر حضرت یوسفؑ نے کی۔ پھر قحط آیا پھر حضرت یوسفؑ کو بادشاہ نے قید سے نکال لیا۔ یہ ان کے لئے ایک رہائی کا ذریعہ بن گیا اور اس نے ان کو اپنا فنانس منسٹر بنا دیا۔ بعض خوابیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی تعبیر سمجھ نہیں آتی۔ لیکن حضرت یوسفؑ کو اللہ تعالیٰ نے خوابوں کے بارہ میں خاص علم دیا ہوا تھا۔ اس لئے انہیں خواب کی سمجھ آ گئی۔ تو انسانوں کو اللہ تعالیٰ بعض اچھی خوابیں دکھاتا ہے۔ جن کا اثر انسان کے دل پر ہوتا ہے۔ اگر کوئی اچھی خواب نہ ہو تو دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ خیال آتا ہے کہ اس کا اچھا نتیجہ نہ ہوگا۔ اس لئے کہتے ہیں کہ بعض خوابوں کے مطلب کی سمجھ نہیں آتی۔ اس لئے جب بھی کوئی خواب دیکھو، تمہارے دل پر اچھا یا برا اثر ہو، دونوں صورتوں میں صدقہ دے دیا کرو۔ اگر شیطانی خوابیں ہوتی ہیں، وہ اس طرح کی ہوتی ہیں کہ مثلاً بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں خواب آئی کہ حضرت مسیح موعود جھوٹے ہیں، یہ اگر خواب آئی تو یہ شیطانی خواب ہے۔...... حضرت مسیح موعود نے چیلنج کیا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔ تو اس قسم کی خوابیں شیطانی خوابیں ہوتی ہیں۔ سو آدمیوں کو اگر خواب آئے کہ حضرت مسیح موعود سچے ہیں اور ایک کو خواب آئی کہ وہ جھوٹے ہیں، تو وہ خود جھوٹا ہے، وہ خواب شیطانی خواب ہے۔ خوابوں کی تعبیر بھی مختلف ہوتی ہے، مثلاً ایک دفعہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود کے تیسرے بیٹے ہیں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں خواب دیکھی کہ محمد احسن نام کا ایک شخص ہے، جس کی قبر بازار میں ہے۔ اس کو بازار میں دفن کیا ہوا ہے۔ اب بعض لوگ کہیں گے کہ یہ اچھی خواب ہے، لوگ چلتے ہوں گے اور اس کی قبر پر دعا کرتے ہوں گے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود کو یہ خواب بتائی تو آپ نے فرمایا کہ محمد احسن نام کا ایک شخص یا تو احمدیت سے مرتد ہو جائے گا یا منافق ہوگا۔ بعد میں پھر ایسے حالات ہوئے کہ ایک شخص جو (رفیق) بھی تھے اور نام بھی ان کا یہی تھا خلافت ثانیہ کے وقت میں جماعت چھوڑ گئے۔ تو یہ بات ظاہر بھی ہوگئی۔ اس طرح خوابوں کی لمبی تفصیلات ہوتی ہیں۔ لیکن تمہیں سمجھ آئے یا نہ آئے تم صدقہ دے دیا کرو۔ اس لئے کہ ہر ایک تعبیر ہر ایک کو سمجھ نہیں آسکتی۔ اس کا سادہ علاج یہ ہے کہ اچھی ہو یا بری ہو صدقہ دے دیا کرو۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ دین کا ارتقاء کے بارہ میں کیا نظریہ ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: (دین) کہتا ہے کہ ارتقاء ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ارتقاء ہوا ہے۔ انسان کی جو تکمیل ہوئی ہے وہ ارتقاء کے ذریعہ ہوئی ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں مانتے کہ ڈارون کی ارتقاء کی تھیوری ٹھیک تھی۔ نہ Beetle سے انسان بنا، نہ بندر سے۔ کچھ عرصہ ہوا نیشنل جیوگرافک نے ایک ریسرچ پیش کی کہ Beetle کی مختلف Selections ہوئیں، جن سے آخر انسان بنا۔ یہ تمام فضول بات ہے۔ ہاں، انسان کی اپنی الگ ترقی ہوئی، انسان ایک الگ نسل ہے۔ انسان آہستہ آہستہ ترقی کرتا گیا۔ پہلے انسان جانور کی طرح تھا۔ جنگلوں میں جانوروں کی طرح رہتا تھا۔ وہاں شکار کرتا تھا، پھر غاروں میں آگیا پھر لوہے سے کام لینا شروع کیا۔ پھر Agriculture کا دور آیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ دوروں میں ترقی ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو دیکھ لو، Generation Gap ہی کافی ہے۔ تم دیکھو لو Instagram، Whatsapp، Ipad، Iphone اور فلاں فلاں چیزیں آتی ہیں۔ تمہاری دادی کو اس کا تصور بھی نہیں تھا، نہ نانی کو پتہ تھا۔ بلکہ بعضوں کی اماں کو بھی نہیں پتہ کہ یہ کیا چیز ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے دماغ کی ترقی ہوئی۔ جس طرح سوچیں بڑھتی گئیں، زمانہ ماڈرن ہوتا گیا اور علم بڑھتا گیا۔ اسی طرح تمہارے دماغ کی ترقی ہوئی، یہ ریسرچ یا علم کی پیاس بڑھتی گئی۔ یہ ہے اصل ارتقاء۔ پہلے چھوٹی سوچ تھی، جنگل کی زندگی، پھر غار کی، پھر لوہے کی، پھر کھیتی باڑی شروع ہوئی۔ چھوٹے چھوٹے آلات بنانے لگ گئے۔ افریقہ میں جب میں 1980 کی دہائی میں تھا۔ بہت سارے چھوٹے کسان، چھوٹی زمینیں تھیں، ان کا آلہ تلوار کی مانند تھا۔ جس سے وہ کاشتکاری اور زمین کو نرم کرتے تھے۔ بس دو آلے ان کے پاس ہوتے تھے۔ ایک Hoe اور دوسرا کٹلس۔ جس سے وہ کاشتکاری کرتے تھے۔ اب تو ماڈرن فارمنگ ہوگئی ہے۔ ٹریکٹر وغیرہ آگئے ہیں۔ اسی طرح یورپ میں ہے۔ اگر تم ان کے میوزیم میں جاؤ۔ یہ تمہیں اپنے پرانے آلے دکھائیں گے۔ انسان کی ترقی ہی ارتقاء ہے۔ باقی بندر سے انسان نہیں بنا۔ انسان، انسان ہی تھا۔ اگر تم نے مزید پڑھنا ہے تو حضرت خلیفہ رابع کی کتاب Revelation Rationality پڑھ لو۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کیا ہے، ایک جسم تو نہیں ہے۔ وہ تو ایک نور ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا تھا کہ ذرا مجھے اپنا آپ دکھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا تم نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن آپؑ نے کہا کہ دکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس پہاڑ کو دیکھو۔ میں اس پر اپنا تھوڑا سا جلوہ ڈالوں گا۔ اگر تم نے اسے دیکھ لیا۔ پھر تم مجھے دیکھ سکتے ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ اس پہاڑ پر ایسی بجلی پڑی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ حضرت موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر انہوں نے کہا اللہ میری توبہ میں نہیں دیکھتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ظاہری شکل نہیں ہے۔ وہ نور ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔ اوپر بھی ہے نیچے بھی ہے، دائیں بھی ہے بائیں بھی ہے۔ ابھی کینیڈا میں رات ہو رہی ہے اور ایشیا میں دن ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دونوں نظر آرہے ہیں۔ نارتھ پول اور ساؤتھ پول بھی نظر آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی روشنی ہر طرف یکساں پڑ رہی ہے۔ اس طرح کی روشنی نہیں ہے۔ جس کی کچھ روشنی کم ہے۔ کشفی حالت میں اللہ تعالیٰ کی آواز سن سکتے ہو۔ بڑی طاقتور اور پُر جوش ایک کیفیت ہے۔ جسے تم سنتے ہی کہتی ہو کہ یہ اللہ ہے۔ جسے تم خواب میں دیکھو کہ ساتھ ہی کہو کہ اللہ نے یہ میرے دل میں بات ڈالی ہے۔ دل میں گڑھ جاتی ہے۔ بعض دفعہ تمثیلی رنگ میں بعض شخصیات میں نظر آتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اللہ ویسا ہے۔ صرف تمہاری تسلی کے لئے ہوتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ دیکھ لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کی شکل میں بول رہا ہے۔ وہ اللہ کی صفات کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اقبال کے جواب میں ایک نظم لکھی تھی۔ جو انڈیا پاکستان کا بڑا فلاسفر اور شاعر تھا۔ اس نے کہا کہ اللہ تو کہاں ہے تو نظر نہیں آتا۔ اس پر حضرت مسیح موعود کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ایک جواب لکھا کہ مجھے دیکھ شکل مجاز میں۔ یعنی میں ظاہری طور پر نظر آسکتا ہوں لیکن کس طرح؟ درختوں، آسمانوں، قدرت کی خوبصورتی، پہاڑ کی وادیوں، نیاگرا فال میں دیکھو۔ ہر جگہ نظر آرہا ہے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض دفعہ انسان پر نفس کی وجہ سے غصہ اور سستی حاوی ہو جاتے ہیں، اس سے کیسے بچا جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: حدیث نبویؐ میں آتا ہے کہ اگر تم کو غصہ آئے اور تم کھڑے ہو تو تم بیٹھ جاؤ اگر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ اور پانی پی لو۔ سستی کو دور کرنا تو تمہارا کام ہے۔ وہ تو ہمت سے دور ہوتی ہے۔ تمہارے اندر ول پاور (Will Power) ہونی چاہئے۔ سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو۔ تم اگر کہو کہ نیند آتی ہے تو تم اٹھارہ گھنٹے بھی سو کر سست ہی رہو گی۔ محنت کرنے والے چند گھنٹے سو کر فریش اٹھتے ہیں۔ باقی جہاں تک غصے کی بات ہے، بہرحال غصہ کے لئے استغفار کرنی چاہئے۔ استغفار زیادہ کیا کرو۔ اللہ سے مدد مانگو۔ دعا کیا کرو کہ اللہ میرا غصہ ٹھنڈا کردے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ میرے دسویں میں 89 فیصد نمبر آئے ہیں۔ کیا میں ڈاکٹر بنوں؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر داخلہ ملتا ہے تو ضرور بنو۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کو اپنی والدہ کی کون سی نصیحت یاد آتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی کہتی تھیں کہ نماز پڑھو۔ نصیحت تو بچوں میں یہی کی جاتی ہے۔ جھوٹ کبھی نہیں بولنا۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ آنحضورﷺ نے حضرت مسیح موعود کے بارہ میں بتایا تھا کہ کوئی نشان ہوگا جو پہلے کبھی نہیں ہوا؟

☆اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ ﷺ نے یہ نہیں کہا تھا کہ کبھی نہیں ہوا بلکہ ایک ہی مہینہ میں چاند سورج گرہن ہوتے رہے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس وقت ایک دعویدار ہوگا۔ جو دعویٰ کرے گا کہ میں وہی ہوں جو اس پیشگوئی کے مطابق آیا ہوں۔ وہ یہ تھی کہ جب پورا چاند ہوگا اور چاند کو گرہن لگنے کی جو تین راتیں ہیں یا تین تاریخیں یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ تو ان تین راتوں میں سے پہلی رات گرہن لگے گا۔ یہ باتیں میں پریس والوں کو بتا رہا ہوں اگر تم ایم ٹی اے دیکھو تو تم کو پتہ ہو۔ بہرحال آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان تاریخوں میں سے پہلے دن چاند کو گرہن لگے گا اور پہلی تاریخ تیرہ بنتی ہے چاند کے مہینہ کی۔ سورج کے دنوں میں سے دوسرے دن کو گرہن لگے گا۔ یعنی ستائیس اٹھائیس انتیس کے دنوں میں سے۔ اس وقت سارے مہینے چاند کے حساب سے ہوتے تھے۔ یہ Gregorian Calendar نہیں تھا۔ لونر مہینہ میں سے ستائیس اٹھائیس اور انتیس سورج کے گرہن کے دن ہوتے ہیں۔ ان میں سے دوسرے دن سورج کو گرہن لگے گا۔ جو اٹھائیس رمضان کو لگا۔ رمضان کے مہینہ کی تیرہ کو چاند کو گرہن لگا۔ 1894ء میں یہ ایسٹرن ہیمسفیر میں لگا۔ مشرقی دنیا میں دیکھا گیا۔ 1895ء میں ویسٹرن ہیمسفیئر میں لگا۔ یہاں امریکہ میں دکھائی دیا۔ اخباروں نے تمام واقعہ لکھا۔ تو یہ نشانی تھی جو پوری ہوگئی۔ یہ نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود نے اس کے بعد دعویٰ کیا۔ آپ نے اس سے پہلے ہی دعویٰ کیا ہوا تھا۔ آپ نے (-) کو فرمایا کہ تم یہ کہا کرتے تھے کہ یہ حدیث ہے کہ جب مسیح اور مہدی آئے گا تو چاند اور سورج کو ایک مہینہ میں گرہن لگے گا۔ وہ نشانی اب پوری ہوگئی۔ پہلے کہتے تھے کہ گرہن کی نشانی پوری نہیں ہوئی اس لئے آپ کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اب گرہن لگ گیا۔ پھر (-) کہنے لگے کہ حدیث جھوٹی ہے۔ قصہ ہی ختم ہوگیا۔ (-) نے تو اپنی جان چھڑانی ہوتی ہے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ میری دوست کہتی ہے کہ امام مہدی نے سیدوں میں سے ہونا تھا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے دوست سے پوچھو کہ کہاں لکھا ہوا ہے؟ جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وآخرین منھم لما ...... کہ آخرین میں سے بھی ایک شخص ہوگا جو پہلوں سے ملے گا۔ جو ابھی نہیں ملا وہ بعد میں ملے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ تو آنحضور ﷺ نے جواب نہیں دیا۔ دوسری دفعہ پوچھا۔ پھر جواب نہیں دیا۔ تیسری دفعہ پوچھنے کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ جو کہ صرف ایک غیر عرب شخص تھے، اس عربوں کی مجلس میں۔ ایران کے رہنے والے تھے۔ ان کے کندھے پر آپ ﷺ نے ہاتھ رکھا۔ فرمایا کہ وہ ان میں سے ہوگا۔ ان میں سے کیا مراد ہے؟ یا تو وہ فارسی نسل میں سے ہوگا یا وہ غیر عرب ہوگا۔ جب غیر عرب ہوگیا تو سید کہاں سے ہوگیا۔ سید کا مسئلہ حل ہوگیا۔ اس لئے یہ مسئلہ تو آنحضور ﷺ نے حل کر دیا کہ وہ سید نہیں ہوگا۔ یہ بھی بتا دیا کہ وہ عرب نہیں ہوگا۔ سید کون ہے؟ یہاں پر ہم سید سید کہتے ہیں لیکن عربوں میں چلے جائیں تو پتہ نہیں چلتا کہ سید کون ہے۔ وہاں ہر ایک فرقے کے اپنے اپنے پیر ہیں۔ اسے کہو کہ کوئی حدیث یا قرآن سے ثابت کرو۔ ہم تو قرآن اور حدیث سے ثابت کرتے ہیں۔ پھر لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ عربوں میں سے کیوں نہیں آیا۔ یا کسی اور ملک میں سے کیوں نہیں آیا۔ کیا صرف ہندوستان کی حالت ہی خراب تھی۔ جب حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تو سب سے بڑا مسلم ملک وہی تھا۔ بڑے ملکوں میں سے ایسا ملک تھا جس کی اکثریت خراب ہو رہی تھی۔ دین کے لحاظ سے۔ دینی تعلیم سے دور جا رہے تھے۔ تیس لاکھ مسلمان عیسائی ہوگئے تھے۔ عیسائی اتنی تبلیغ وہاں کرتے تھے۔ اس زمانہ میں وہی جگہ تھی جہاں مسیح موعود کو آنا چاہئے تھا اور وہ آگیا۔

☆ایک بچی نے سوال کیا میری ایک سکھ دوست کہتی ہے کہ آپ کی جماعت میں کوئی مرتد کیسے ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر جماعت سے نکالا جائے تو مرتد نہیں ہوتا۔ مرتد وہ ہوتا ہے جو خود جماعت کو چھوڑے۔ ارتداد کا مطلب ہوتا ہے چھوڑنا، رد کرنا۔ اس کو مرتد کہتے ہیں۔ ایک ہوتا ہے جس کو جو اخراج کی سزا دیتے ہیں۔ اگر کسی نے دوسرے کا حق ادا نہیں کیا۔ قضا نے فیصلہ کیا کہ خاوند نے بیوی کا حق ادا نہیں کیا۔ یا کسی نے کسی کو مارا یا کسی نے کسی کے حقوق چھین لئے۔ یا کسی بھی قسم کا ظلم کیا۔ یا جماعت کے نظام کی خلاف ورزی کی۔ اس کو بتانے کے لئے کہ تم نے غلط کام کیا۔ تو جماعت اخراج کی سزا دیتی ہے۔ اگر معافی مانگ لے تو واپس بھی آجاتے ہیں۔ جو نہ معافی مانگے وہ نہیں آتا۔ اکثریت تو معافی مانگ کر آجاتی ہے۔ سزا تو ملنی چاہئے نا۔ برے کام کرو تو سزا ملنی چاہئے تو اخراج اس کو کہتے ہیں۔ یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ مخرج اور مرتد میں فرق ہے۔

اگر کوئی لڑکی کسی غیر مذہب والے سے شادی کرلے تو اخراج ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ (دین) کیا تعلیم دیتا ہے؟ (دین) کہتا ہے کہ لڑکی کو اپنی عصمت، اپنی عزت کی حفاظت کرنی چاہئے۔ جو نہیں کرتا وہ غلط کرتا ہے۔ جس کے بارہ میں پتہ لگ جائے کہ وہ (دینی) تعلیم پر عمل نہیں کر رہی۔ تو پھر ہم کہتے ہیں کہ تم (دینی) تعلیم پر عمل نہیں کر رہی۔ اس لئے ہمارا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ ہم نے اس کو ڈنڈا نہیں مارا، اس کا سر نہیں پھاڑا، کسی کو کچھ نہیں کہا۔ بس یہی کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے تمہارا ہم سے تعلق نہیں۔ تمہارا نام ہم

جماعت میں شامل نہیں کرتے ہیں۔ تمہارے سے چندہ نہیں لیں گے، اور تمہارے سے کوئی خدمت نہیں لیں گے۔ جب اثر ہی کوئی نہیں ہونا تو ہمارے بیچ بیٹھنے کا فائدہ ہی کیا ہے۔ جن کا اثر تم پر زیادہ ہے، تم انہی کے ساتھ ہی رہو۔ صرف اس لئے نکالا جاتا ہے۔ (دین) کہتا ہے کہ شادیاں کرو، اپنی پسند سے بھی کرو۔ آنحضور ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ شادی کرنے کے لئے لڑکا اور لڑکی کی پسند ہونی چاہئے۔ لیکن اس کا جو صحیح طریقہ ہے اس پر چلنا چاہئے۔ اگر ماں باپ نہیں مانتے تو خلیفہ وقت کو لکھ کر دے سکتی ہو۔ کئی لڑکیاں ایسے لکھتی ہیں۔ پھر ان کی پسند سے شادیاں بھی کروادی جاتی ہیں۔ بشرطیکہ وہ احمدی ہو۔ لیکن تم کسی بھی جگہ چلی جاؤ، کسی کالج یا یونیورسٹی میں۔ یہاں تک کہ کسی کلب میں بھی، ہر جگہ اصول و قواعد ہیں۔ جب تم ان کو توڑتے ہو تو وہ تمہیں باہر کر دیتے ہیں۔ تو جماعت کے بھی اصول ہیں۔ ان کے اندر رہنا چاہئے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں۔ تم لوگ جو احمدی واقف نو لڑکیاں ہو۔ تمہیں چاہئے کہ تم اپنا دینی علم بڑھاؤ۔ تا کہ اس قسم کے سوالات کے جواب جو نئے اٹھتے ہیں وہ خود دیا کرو۔

سوال۔ پیارے حضور میرا سوال ہے کہ محرم کا مہینہ کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: محرم کا مہینہ اسلامی مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔ دس محرم میں امام حسینؓ کو شہید کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ایک شیعہ فرقہ بن گیا۔ بعض لوگ سوگ مناتے ہیں کہ امام حسینؓ کو شہید کیا گیا ہے۔ اپنے آپ کو پیٹتے ہیں۔ اس لئے دس محرم ان کے لئے بڑا افسوس کا دن ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اگر ان دنوں میں کسی کی شادی ہونی ہے۔ خاص کر کے ہمارے اردگرد شیعہ رہتے ہیں۔ ان دنوں میں ہم نہ تقریب رکھیں۔ اس لئے نہیں کہ ہم انہیں ٹھیک سمجھتے ہیں صرف ان کے احترام میں۔ اگر کوئی ویسے چراغاں کیا ہوتا ہے۔ تو نہ کریں۔ مثلاً یہاں تم نے لائٹنگ کی ہوئی تھی تو میں نے روک دیا تھا کہ شاید پاس کوئی شیعہ ہو اور اس کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے۔ بہر حال یہ افسوس تو ہوتا ہے کہ ظالمانہ طریق پر آنحضور ﷺ کے نواسے کو شہید کیا گیا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ واقفات نو شادی کے بعد اپنی زندگی کیسے گزاریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: پہلے تو یہ ہے کہ اپنے اماں ابا کو کہو اور خود بھی کوشش کرو کہ ایسے لڑکے سے شادی کرو جو نیک ہو، دیندار ہو، نمازیں پڑھنے والا ہو تا کہ وقف نو کے کام کو پورا کرنے میں روک نہ ڈالے۔ دوسرا یہ کہ جب شادی ہو جاتی ہے تو مختلف طبیعتیں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ ایڈجسٹ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ کوئی کامل نہیں ہوتا۔ ہر ایک میں چھوٹی چھوٹی کمیاں، برائیاں، خامیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی خاوند کوئی بیوی دوسرے کی برائی دیکھے تو اپنی آنکھ بند کر لے۔ بولنے کی جہاں ضرورت پڑے اور تبصرہ کرنا ہو تو زبان بند کر لو۔ اگر کوئی تمہارے پاس آ کر ایک دوسرے کی برائی سنانا چاہے تو کان بند کر لو۔ اگر اچھی چیز دیکھو تو منہ سے تعریف کرو۔ اچھی بات ضرور سنو، دیکھو۔ بس یہ تین برائیوں سے منہ پھیر لو اور تین اچھائیاں کو لو تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ آپ کی پسندیدہ دعا کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہر دعا مختلف وقتوں میں پسندیدہ بن جاتی ہے۔ سب سے زیادہ میں درود شریف پڑھتا ہوں اور یہ بھی مجھے پسند ہے۔ ”رب انی لما انزلت......“۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس سات بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔

کلاس واقفین نو

بعد ازاں پروگرام کے مطابق واقفین نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم صالح احمد نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم نعمان احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم عدنان احمد نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کا عربی متن پیش کیا اور اس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم شعیب کلیم نے پڑھا۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں دو بھائی تھے۔ جن میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہتے اور دوسرے کوئی پیشہ کرتے تھے۔ کاریگر بھائی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے بھائی کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوسکتا ہے کہ تمہیں اسی کے سبب رزق دیا جا رہا ہو۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الزہد، باب فی التوکل علی اللہ)

اس کے بعد عزیزم مفلح احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود کا اقتباس پیش کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

انسان حیات طیبہ کا وارث نہیں ہوسکتا جب تک کہ وقف کی روح پیدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانہ الوہیت پر گرے اور اپنی جان، مال، آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کے لئے وقف کر دے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔

بعد ازاں عزیزم رامش احمد نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؎

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

خوش الحانی سے پڑھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بچوں نے سوالات کئے۔

ایک نوجوان واقف نو نے سوال کیا کہ ایک احمدی واقف نو بچہ جماعت کا کس طرح مفید وجود بن سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: وقف نو کا مطلب ہے کہ تمہارے والدین نے تمہاری پیدائش سے پہلے تمہیں وقف کیا تھا۔ جب تم پیدا ہوئے تو اس سے پہلے ہی تمہاری والدہ نے یہ دعا کی تھی کہ جو بھی پیدا ہونے والا ہے۔ اس کو میں دین کی خدمت کے لئے پیش کرتی ہوں۔ دین کی خدمت کس طرح ہوسکتی ہے؟ دین کی خدمت تب ہی ہوتی ہے جب دین جانتے ہو اور دین کیا ہے؟ ہم کون ہیں، ...... ہیں؟ ایک ...... کے لئے دین کی گائیڈ لائن کہاں سے ملتی ہے۔ قرآن مجید سے ملتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ واقف نو کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ ایک خدا ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور جس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ میری عبادت کرو۔ تو ایک نوجوان واقف نو بچے کو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نمازیں پڑھو۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ پھر اس کے بعد نمازیں ہیں۔ نمازوں کا حق ادا کرو۔ پھر اگر نفل پڑھ سکو تو زائد عبادتیں بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی محبت بھی عطا کرے اور اس کے حکموں پر چلنے کی توفیق بھی دے۔ اللہ کے حکموں پر چلنا کیا ہے؟ قرآن کریم ہمارے لئے رہنما ہے اور اس میں بہت سارے حکم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ تمہیں ایک ایسی زندگی بسر کرنی چاہئے کہ تمہیں لوگوں کی خدمت کرنی چاہئے۔ جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔ انصاف پر قائم رہنا چاہئے اور انصاف ایسا کہ پھر اگر تمہیں گواہی دینی پڑے تو کوئی پرواہ نہیں کرنی۔

اگر تمہیں کہا جائے کہ تمہارا بھائی یا کسی اور قریبی کے خلاف شکایت ہے کہ اس نے فلاں غلط کام کیا تھا تم بھی وہاں موجود تھے تو بتاؤ کہ کیا واقعی کیا تھا۔ تم اس سے ڈر کر یا اس لئے کہ وہ میرا رشتہ دار ہے۔ یہ کہہ دو کہ مجھے نہیں پتہ، تو یہ غلط ہے۔ اگر تم اس کی بات کو خود پھیلاؤ تو یہ صحیح نہیں۔ لیکن اگر تمہیں گواہی کے لئے بلایا جائے تو بتاؤ کہ سچ کیا ہے۔ بہت سارے اور حکم ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیئے ہیں۔ یہ سوچو کہ وقف نو صرف ٹائٹل نہیں ہے، دین کی خدمت کا جذبہ ہونا چاہئے۔ تم جو پڑھائی کرتے ہو اگر جماعت کو ضرورت ہوگی تو تمہیں جماعت کہے گی کہ ٹھیک ہے تم آ جاؤ اور باقاعدہ وقف میں شامل ہو کر جماعت کا کام کرو اور اگر فوری طور پر ضرورت نہیں ہے تو کہیں گے کہ فی الحال تم اپنا کام کرو لیکن اس صورت میں بھی ایک واقف نو جو ہے اس کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کی سب سے بڑی اولیت یہی ہے کہ اس نے دین کا خادم بننا ہے۔ اس کے لئے جہاں بھی ہے اس نے اپنا نمونہ قائم کرنا ہے، جس قسم کا کام بھی کر رہا ہے، اس نے اپنی دینی تعلیم کے مطابق عمل کرنا ہے۔

اس کے بعد ایک واقف نو خادم نے سوال کیا: عشاء کی نماز میں اگر تین رکعات چھوٹ جائیں تو وہ تین رکعت پڑھنے کے دو طریق ہیں۔ ایک یہ کہ سب سے پہلی رکعت میں کھڑے ہوتے ہیں اور دوسری میں بیٹھتے ہیں اور تیسری میں سلام کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: سوال بھی کر رہے ہو اور جواب بھی دے رہے ہو۔ اگر تمہاری تین رکعتیں چھوٹ جائیں تو پہلی رکعت میں تم کھڑے ہو۔ سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھو اور پھر بیٹھ جاؤ۔ پہلی رکعت میں ہی بیٹھ جاؤ اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھو اور پھر سلام پھیرو۔

ایک نوجوان نے سوال کیا کہ مستقبل میں احمدی جب وزیر اعظم بن جائیں گے تو اس وقت خلافت کا سیاست میں کتنا اثر ہوگا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: مختلف قومیں جو دین میں شامل ہوں گی۔ کوئی افریقن ہوگا، کوئی یورپین، کوئی ایشین۔ یا مختلف ملکوں میں ہوں گے۔ جہاں تک ان کے حکومت کے معاملات کا تعلق ہے۔ وہ اپنی حکومت کے کام چلائیں گے۔ جہاں دین کی گائیڈنس لینے کی ضرورت ہوگی، وہ خلافت سے اپنی گائیڈنس لیں گے۔ اس کے لئے بھی قرآن کریم نے حکم دیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ ایسا ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکومتوں کے بارہ میں بھی ہمیں گائیڈ لائن دے دی کہ انصاف سے چلاؤ۔ اپنی امانتوں کا حق ادا کرو۔ اگر کوئی بھی ایک حکومت دوسری حکومت پر ظلم کرتی ہے، ایک احمدی حکومت دوسری ہمسایہ حکومت پر حملہ کر دیتی ہے۔ کہتی ہے کہ میں نے خلیفہ وقت کی بھی بات نہیں ماننی۔ اس وقت باقی جو (-) حکومتیں اس کے اردگرد ہیں، وہ اکٹھی ہو کر ظلم کو روکنے کی کوشش کریں گی۔ پھر اگر وہ رک جائے تو کوئی بے انصافی نہیں ہوگی۔ ایک حد تک روحانی گائیڈ لائن انہیں خلافت سے ملے گی۔ کچھ حد تک ان حکومتوں کو قرآن کریم کے حکموں کے تحت ہی خلیفہ وقت کی بات ماننی ہوگی اور اکٹھے ہو کر ظلم کو روکنا ہوگا تا کہ اس ملک کو سزا ملے جو ظلم پر آمادہ ہے۔

ایک نوجوان نے سوال کیا کہ غیر از جماعت اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ کی 50 جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا تھا مگر پانچ جلدیں لکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ جب پہلی چار جلدیں لکھی تھیں تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ تواتر سے آپ کو کہنا شروع کر دیا کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی پا کر موقعہ کے لحاظ سے مختلف کتابیں لکھنی شروع کر دیں۔ اس کے بعد پھر موقعہ کے لحاظ سے غیروں سے مباحثہ شروع ہوگئے۔ پھر ان مباحثات کے مطابق کتابیں لکھنی شروع کر دیں۔ تراسی چوراسی کتابیں لکھیں۔ عربی میں بھی لکھیں اردو میں بھی لکھیں۔ براہین احمدیہ کی جو چار کتابیں لکھی تھیں وہ 1880ء سے لے کر تین چار سالوں میں لکھی تھیں۔ آپ نے مزید لکھنے کا وعدہ اس وقت کیا تھا جب آپ نے دعویٰ نہیں کیا تھا اور اللہ نے آپ کو وہ مقام نہیں دیا تھا۔ جب مسیح و مہدی کا مقام اللہ نے

آپ کو دے دیا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی راہنمائی کی کہ فلاں Contemporary Issue پر لکھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ میرے خیال میں جو میں نے باتیں لکھنی تھیں، وہ ان چار میں آ گئی ہیں۔ پھر پانچویں جلد جو لکھی وہ 1905ء میں تحریر فرمائی۔ یہ بھی فرمایا کہ جو مضمون میں نے بیان کئے ہیں۔ وہ اتنے بھاری ہیں کہ ایک مضمون میرے خیال میں دس جلدوں کے برابر ہیں۔

تو اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مضمون کے لحاظ سے پانچ ہی پچاس کے برابر ہوگئی ہیں۔ اصل مقصد یہ تھا کہ عیسائیت کے خلاف (دین) کا دفاع کیا جاتا۔ وہ آپ نے اپنے تمام لٹریچر میں کر دیا۔ جو کہنا چاہتے تھے وہ کہہ دیا۔ پچاس کیا، اس کی جگہ پچاسی لکھ دیں۔ (دین) کے دفاع میں جو لکھا جانا چاہئے تھا وہ آپ نے تحریر کیا۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ پانچ تھیں یا پچاس۔ سوال یہ ہے کہ ساری لکھ دیں اور اسی میں سارا کچھ سمویا گیا۔

☆ایک نوجوان نے سوال کیا کہ: نماز پڑھتے وقت کبھی کبھی توجہ ہٹ جاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر تمہاری توجہ کبھی کبھی ہٹتی ہے تو تم بڑے نیک آدمی ہو۔ ماشاء اللہ۔ اس میں کوئی بات نہیں۔ لیکن ہر دفعہ یہ نہیں کہ تم نماز کے لئے کھڑے ہو اور تمہیں یاد آ جائے کہ ٹی وی پر فلاں پروگرام آنا ہے جو میں نے جا کر دیکھنا ہے اور پچھلی قسط کہاں ختم ہوئی تھی۔ یا کمپیوٹر پر فلاں کام کرنا ہے یا کوئی اور فضول خیالات آتے ہیں۔ تو یہ ٹھیک نہیں ہیں لیکن اگر کبھی خیال آ جاتا ہے تو حضرت مسیح موعود نے اس کے حل کا یہ طریق بتایا ہے کہ نماز کے دوران جہاں سے کبھی تمہیں خیال آتا ہے، پھر تمہیں خیال آ جائے کہ یہ مجھے غلط خیال آیا ہے۔ تو تم پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو۔ اگر تم نے نیت باندھی ہوئی ہے اور تم رکوع میں نہیں گئے تو پھر دوبارہ اسی جگہ سے شروع کرو۔ بار بار اس دعا کو پڑھو اور اگر رکوع میں چلے گئے ہو تو توجہ کرو، استغفار کر کے اس خیال سے بچنے کی کوشش کرو۔ خیالات آ جاتے ہیں۔ لیکن یہی جنگ ہے۔ نماز قائم کرنے کا حکم قرآن کریم میں ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ نماز قائم کرنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے بار بار خیالات آ جاتے ہیں تو جب بھی خیال آ جائے، ان خیالات کو چھوڑ کر نماز کی طرف توجہ کرو، یہ بھی نماز کو قائم کرنا ہے۔ کوشش کرو، آہستہ آہستہ جب انسان کوشش کرتا ہے تو عادت پڑ جاتی ہے۔ پھر خیالات نہیں بھٹکتے۔

☆ایک نوجوان واقف نو نے سوال کیا کہ جب آپ گھانا گئے تھے تو آپ کو کیا مشکلات پیش آئی تھیں، سننے میں آیا ہے کہ وہاں پانی بھی بعض اوقات میسر نہیں ہوتا اور وہاں پر کتنے احمدی ہو گئے ہیں اب تک؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میں تو وقف کر کے گیا تھا۔ مشکلات کیسی۔ مجھے تو کبھی احساس بھی نہیں ہوا کہ کچھ مشکل ہے۔ مشکل تو وہ ہوتی ہے کہ جب پیش آئے تو انسان سوچے کہ یہ مشکل ہے۔ پانی اگر نہیں تھا تو میں اپنی گاڑی پر ڈرم رکھ کر لے جاتا تھا اور کسی گندے تالاب سے ڈرم بھر کر لے آتا تھا اور گھر آ کر صاف کر لیتا تھا۔ یا بعض دفعہ وہاں کام کرنے والے مل جاتے تھے۔ وہ خود ہی پانی ڈال جاتے تھے۔ تو یہ چھوٹی موٹی چیزیں، وقف کے سامنے آتی ہیں۔ اس کو مشکل نہیں کہتے، اس کے لئے تیار ہو کر جانا چاہئے۔ جب زندگی وقف کی ہو تو پھر یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ یہ میرے لئے مشکل ہے۔

غانا میں میرا اندازہ ہے کہ کوئی ایک ملین سے زیادہ ہی ہوں گے۔ جب میں 80 کی دہائی میں وہاں تھا تب جلسوں پر بھی حاضری بہت نہیں ہوتی تھی۔ آٹھ دس ہزار ہوتی تھی۔ لیکن 1981ء میں حکومت کی طرف سے جو مردم شماری ہوئی تھی، جن لوگوں نے اپنے آپ کو احمدی لکھوایا تھا ان کی تعداد بھی تین لاکھ سے زیادہ تھی۔ جب اس وقت تین لاکھ تھی تو اب تو بہت زیادہ بیعتیں ہوگئی ہیں۔ میں بہت محتاط اندازہ لگا رہا ہوں۔ شاید اس سے زیادہ ہی ہوں۔ اب تو ہر سال احمدی ہوتے ہیں اور ہزاروں میں ہوتے ہیں۔ کچھ بیعتیں ہوئی تھیں، آج سے پندرہ سولہ سال پہلے لیکن وہ دور دراز علاقوں میں تھیں تو ان سے رابطہ نہیں رہا۔ بعض (-) نے ان کو ڈرا کر بھگا دیا۔ لیکن جب میری 2003ء میں خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد مربیان سے میٹنگ ہوئی تھی۔ میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ افریقہ میں جو بیعتیں ہوئی ہیں، ان سے رابطہ کیا جائے۔ ان کو واپس لے کر آئیں۔ جو نہیں ہیں ان کو (دعوت الی اللہ) کر کے بتائیں۔ اب ہم چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں بھی بیعتیں کرواتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں کہ وہاں (بیت) بن جائے تاکہ ان کا رابطہ جماعت سے رہے۔ بعض دور دراز علاقے ہیں جہاں جانے کا کوئی طریق نہیں ہے۔ صرف جنگلوں میں ایک سائیکل کا راستہ بنا ہوا ہے۔ جس میں ایک آدمی جا سکتا ہے وہاں کوئی گاڑی بھی نہیں جا سکتی۔ مجھے یاد ہے جب میں شمالی علاقہ میں تھا۔ ہمارا سکول وہاں تھا لیکن کوئی احمدی وہاں نہیں تھا۔ میں بس اکیلا احمدی تھا۔ پھر آہستہ آہستہ ایک لڑکا سکول میں آیا۔ پھر دو تین احمدی ہو گئے۔ پھر لوکل مشنری کو رکھا۔ پھر میرے بیوی بچے آ گئے۔ جب میں نے پہلی عید پڑھی تھی، وہاں ہم تین آدمی تھے۔ لیکن کیتھولک چرچ بڑا خوبصورت تھا۔ میرے گھر میں تو مٹی کے تیل سے لیمپ جلتا تھا۔ بجلی بھی نہیں تھی۔ ان کے ہاں جنریٹر چل رہے ہوتے تھے۔ موٹر سائیکل حتیٰ کہ ہر چیز ان کو مہیا تھی۔ ہم نے اگر پھرنا ہوتا تھا تو سائیکل پر پھرتے تھے۔ میں نے دیکھا تھا کہ پادری موٹر سائیکل پر دور دراز علاقے میں پہنچ جاتے تھے۔ کیونکہ شمال میں اکثر مشرک لوگ رہتے ہیں۔ ٹریڈیشنل (Traditional) قبیلہ کے لوگ ہیں۔ ہمارے تو پہلے یہ حالات تھے لیکن اب اللہ کے فضل سے وہاں جماعت بن چکی ہے۔ اس علاقہ میں جہاں مشرک لوگ تھے وہ (دین) کے بہت مخالف تھے لیکن اب ان کے بڑے بڑے امام بھی (احمدی) ہو گئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے (بیوت) بھی بڑی بڑی ہیں۔ ایک ٹمالے شہر تھا میری رہائش سے ستر میل دور کے فاصلہ پر تھا، وہاں چھوٹی سی (بیت) ہوتی تھی۔ جس میں میرے خیال سے زیادہ سے زیادہ سو لوگ نماز پڑھ سکتے تھے۔ اب وہ ڈبل سٹوری (بیت) ہے۔ اس (بیت) کے دو ہال ہیں جو یہاں کی اس (بیت) کے ہال سے بڑے ہیں۔ تو جماعت ترقی کر رہی ہے تو بڑی بڑی (بیوت) بن رہی ہیں۔ لوگ آتے ہیں اور (بیت) بھر جاتی ہیں۔ کئی کئی گاؤں وہاں پر بعد میں احمدی ہوئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے جماعت بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔

ایک واقف نو طالب علم نے سوال کیا کہ بعض لوگ پڑھنے کے بعد اور اچھی نوکری ملنے کے بعد اپنے والدین کی امداد کرتے ہیں مگر جو جامعہ میں پڑھتے ہیں وہ اپنے والدین کی مدد کیسے کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بات یہ ہے کہ ماں باپ نے اگر وقف اس لئے کیا تھا کہ واقف نو کا ٹائٹل مل جائے، بس یہ کافی ہے۔

لیکن اگر وقف حضرت مریمؑ کی والدہ کی طرح کیا تھا کہ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں اسے وقف کرتی ہوں، دین کی خاطر دیتی ہوں۔ انہوں نے یہ غرض نہیں رکھی تھی کہ دنیا کمائے گا، بلکہ دین کمائے گا، جو دین کمانے والے ہوتے ہیں۔ اگر وقف نو ہو تو یہ دیکھنا ہوگا کہ تمہیں وقف کرنا ہوگا تو پھر دنیا کو بھول جاؤ۔ پھر یہ بھول جاؤ کہ والدین کی مدد کرنی ہے۔ والدین کی مدد دوسرے بچے کر لیں۔ اگر کسی کے والدین اتنے غریب ہیں یا ایسی حالت میں ہیں کہ اور کوئی بچے بھی نہیں کہ ان کی مدد کریں تو پھر وقف نو جماعت کو لکھ کر اپنے آپ کو وقف سے فارغ کر لیں اور پھر دنیا کمائے۔ اصل وقف نو وہی ہے جو جماعت کی خدمت کر رہا ہے اور اسے پیسے کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ اسے اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ پیسے آتے ہیں یا نہیں آتے اور وہ وہی لوگ ہیں جو وقف زندگی کر کے یا مربی بن کر یا (داعی الی اللہ) بن کر جامعہ میں پڑھ کر دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو ایم ایس سی کر کے، پی ایچ ڈی کر کے وقف کرتے ہیں۔ سکول کے ٹیچر لگے ہوئے ہیں۔ یا کوئی اور جماعت کا کام کر رہے ہیں۔ قادیان میں ہمارے بعض انجینئر ہیں، ربوہ میں بھی ہیں اور پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ ڈاکٹر ہیں، بہت تھوڑے پیسے لیتے ہیں۔ پاکستان میں بعض ڈاکٹر ہیں، ہوسکتا ہے کہ اگر وہ باہر اپنی سروس کر رہے ہوں تو روز کے دو تین لاکھ روپے کمائیں۔ جبکہ یہ ڈاکٹر جماعت کا کام کر رہا ہوتا ہے تو اسے مہینہ کے بعد چند ہزار روپے ملتے ہیں۔

وقف کا مطلب یہ ہے کہ دین کی خدمت کرنی ہے، دنیا کو نہیں دیکھنا۔ اس لئے مدد کا تو سوال ہی نہیں۔ ہاں، اگر مدد کرنی ہے، ایسے حالات ہیں تو جماعت ظالم نہیں ہے، نہ خلیفہ وقت کوئی ظلم کرتا ہے، اس لئے اس شخص کو کہے گا، ٹھیک ہے، حالات ایسے ہیں تو تم اپنے ماں باپ کی خدمت کرو۔ وقف سے تم فارغ ہو۔ وقف نو یا واقف زندگی دنیا نہیں دیکھتا بلکہ دین دیکھتا ہے۔ عہد کرتے ہو ''میں دین کو دنیا پر مقدم کرتا رہوں گا''۔ تو اس کا کیا مطلب ہے، مقدم رکھنا کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ بس دین کو دیکھا جائے اور یہ نہ سوچا جائے کہ پیسے آتے ہیں یا نہیں۔ اللہ کے فضل سے ابھی تو جماعت کے حالات بڑے اچھے ہیں۔ (-) اور مربیان کو الاؤنس ملتا ہے۔ مہینے کا گزارہ بھی ہو جاتا ہے۔ جو پرانے ہمارے (مربیان) گئے تھے۔ وہ تو اس طرح رہتے تھے کہ بعض پرانے (مربیان) نے مجھے بتایا ہوا ہے کہ وہ بریڈ خریدتے تھے اور ایک دو ٹکڑے پانی کے ساتھ کھا لیتے تھے کیونکہ سالن نہیں ہوتا تھا۔ یہی ان کا کھانا ہوتا تھا۔ تو یہ وقف ہے۔ کیتھلک پادریوں کا میں نے بتایا تھا کہ ایک پادری سے میں پوچھا کہ تم وہاں جا کر کیا کرتے ہو۔ وہاں ایک قبیلہ تھا جس کی دس ہزار آبادی تھی اور وہ اپنی زبان بولتے ہیں۔ اس نے کہا کہ ہم بائبل کا ترجمہ کرنا چاہتے ہیں تو میں وہاں جاتا ہوں، انہی لوگوں میں رہتا ہوں اور جو وہ کھاتے ہیں وہی کھاتا ہوں۔ زمین پر سو جاتا ہوں۔ تاکہ ہم ان کی زبان سیکھ کر بائبل کا ترجمہ کریں۔ تو یہ واقف زندگی کی روح ہونی چاہئے۔ پیسا کمانا واقف زندگی کی روح نہیں ہے۔

☆ایک نوجوان نے سوال کیا کہ حضور آپ نے تمام دنیا گھومی ہوئی ہے، آپ کو کون سی جگہ سب سے زیادہ پسند ہے؟

حضور انور نے فرمایا: دنیا کی ہر جگہ اچھی ہے۔

یورپ میں بہت خوبصورتی ہے اور سبزہ وہاں زیادہ ہے۔ یہاں بھی ویسٹ کوسٹ کا علاقہ کیلگری وغیرہ بہت خوبصورت ہے۔ لیکن یہاں ٹورانٹو کا جو علاقہ ہے، نیاگرا فالز کے علاوہ کوئی خوبصورت چیز مجھے قدرتی خوبصورتی کے لحاظ سے نظر نہیں آئی۔ ویسے لوگ بڑے اچھے ہیں۔ بڑے خوبصورت ہیں۔ ویسٹ افریقہ کا جو کوسٹل علاقہ ہے یا ایسٹ افریقہ کا علاقہ وہاں بہت خوبصورتی ہے۔

☆ایک بچے نے سوال کیا۔ آجکل سکول میں سب پارٹی کرتے ہیں۔ مجھ سے جب کوئی پوچھے کہ تم کیوں نہیں کرتے، تو میرا جواب کیا ہونا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کس نے کہا ہے کہ نہ کرو۔ برتھ ڈے (Birthday) پارٹیز منع کی ہوئی ہیں، ان کے علاوہ اپنے دوستوں کو بلاؤ، دعوت ان کی کرو۔ برتھ ڈے ہم نہیں مناتے۔ ہمارا طریقہ منانے کا الگ ہے جو میں کئی مرتبہ بتا چکا ہوں۔ تم اپنے دوستوں کو بلانے کی بجائے، کیک کاٹنے اور وقت ضائع کرنے اور پیسے لگانے اور مغرب عشاء کی نماز بھی چھوڑ دینے سے بہتر ہے کہ کسی صدقہ میں پیسے دے دو۔ Save the Children Charity ہے اور دوسری Charity بھی ہے۔ جو یتامیٰ کو پالتے ہیں، دوسرے بچوں کو تعلیم دلاتے

ہیں۔ دو نفل پڑھو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں توفیق دی۔ وقف نو کو تو خاص طور پر یہ کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق دی کہ میرا ایک سال اچھا گزر گیا۔ آئندہ بھی اللہ گزارے اور مجھے نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس طرح سے اپنی برتھ ڈے مناؤ۔ تم کہو کہ ہم اس طرح مناتے ہیں۔ ہاں ایک دوسرے کی دعوت کرنا چاہئے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ آنحضورﷺ نے فرمایا کہ دعوتیں کرو اور دعوتیں قبول کرو، اس سے محبت بڑھتی ہے۔ یہ نہیں کہ اپنے آپ کو دنیا سے الگ تھلگ کرلو۔ ہم نے اپنے آپ کو الگ نہیں کرنا۔ دنیا میں رہنا ہے لیکن اپنی دین کی خوبیاں بتا کر رہنا ہے۔ دوستی بڑھاؤ گے تو تبھی تمہارے کوئی بات سنے گا۔ تبھی تم (دعوت الی اللہ) کرسکو گے۔

☆ایک نوجوان نے سوال کیا کہ دہریہ یہ سوال کرتا ہے کہ عورت کبھی خلیفہ کیوں نہیں بنتی، اس سے لگتا ہے کہ مذہب میں مردوں کی طاقت ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ دہریہ کا سوال تو نہیں ہے۔ اگر عورت خلیفہ بن جائے گی تو کیا وہ خدا کو مان لیں گے۔ سوال یہ ہے کہ عورت کیوں نہیں بن سکتی؟ یہ بھی تو سوال ہے کہ عورت نبی کیوں نہیں بن سکتی؟ یہ سوچ کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو دین کے اصول مقرر کئے ہیں، ان میں سے یہ ہے کہ انبیاء ہمیشہ مردوں میں سے آتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء کے نائبین ہوتے ہیں جو خلفاء ہوتے ہیں وہ بھی مردوں میں سے ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کا قانون چل رہا ہے۔ دوسرا عورتوں کے بعض دن ایسے ہوتے ہیں (دین) کے مطابق جن میں انہیں نماز پڑھنے سے رخصت ہے۔ قرآن کریم پڑھنے سے رخصت ہے، تو کیا ان دنوں میں وہ دینی کاموں سے رک جائیں گے۔ عورت کہے گی کہ آج تو مجھ پر پابندیاں ہیں۔ نہ میں تم کو کوئی دعا سکھا سکتی ہوں۔ نہ نماز پڑھا سکتی ہوں، نہ قرآن کریم کی کوئی بات سکھا سکتی ہوں۔ یہ سسٹم تو چل نہیں سکتا۔ ایک سہولت عورت کو دی ہوئی ہے اس کی مجبوری کی وجہ سے۔ باقی جو نیکی کے کام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں مردوں اور عورتوں کو برابر کا ثواب دیا ہے۔ مرد کو تیس دن پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم ہے، عورت کو تیئس یا پچیس دن نمازیں پڑھ لے تو اسے مرد جتنا ثواب ہے۔ یہ تو عورتوں کے حق میں بات جاتی ہے۔ اسی طرح اور بہت ساری باتیں ہیں۔ عورتوں کو اللہ نے نہیں کہا کہ تم جہاد کرو، اگر کہیں لڑنا پڑے، کہیں جہاد پر جانا پڑے، اسلام کی دفاعی جنگیں ہوئیں لیکن جب ایک عورت نے آنحضرتﷺ سے پوچھا کہ مرد جہاد پر جاتے ہیں تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے تو کیا ہمیں بھی ثواب ہوگا کہ ہم گھروں میں رہتی ہیں اور بچوں کو سنبھالتی ہیں۔ آنحضورﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بھی جہاد کا ثواب ملے گا۔ جو ڈویژن آف لیبر (Division of Labour) اسلام میں ہے، اس میں مردوں کو خاص اور عورتوں کو خاص کام دیئے گئے ہیں۔ دونوں کو ثواب ایک جتنا دیا گیا ہے۔ یہ اصول تو ہر جگہ مقرر ہیں۔ دنیا کے اصولوں میں بھی مقرر ہیں۔ اسلام نے اگر کام کو تقسیم کردیا تو اس پر ان کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ یہ صرف اعتراض کی باتیں ہیں۔ باقی دہریہ تو مذہب پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مذہب کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہر ایک بات کا اصول ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں میں نے ایک تقریر میں بھی ذکر کیا تھا۔ جو بھی پڑھانے والے ہیں اور دنیا کے لوگ ہیں وہ مانتے ہیں کہ جب تک مذہب نہیں آیا تھا، اخلاق بھی نہیں آئے تھے۔ مذہب نے آ کر اخلاق دیئے۔ ان فلاسفر یا دہریوں نے اگر کوئی اخلاق لئے ہیں تو انہیں سے لئے ہیں۔ جب غیر مہذب لوگ تھے، جنگلوں میں یا غاروں میں لوگ رہتے تھے۔ اس وقت کیا اخلاق تھے، جانوروں کی طرح رہتے تھے۔ بلکہ یہ لوگ فلمیں بھی بناتے ہیں کہ جانوروں والی حرکتیں کر رہے ہیں۔ یہ اخلاق مذہب نے سکھائے ہیں۔ مذہب پر اعتراض اب اس لئے کرتے ہیں کہ پابند نہیں رہنا چاہئے۔ یہ مذہب کو جانتے ہی نہیں، اس کو دیکھا اور سمجھا ہی نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کسی چیز کا علم نہ ہونا اور اس کو نہ دیکھنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس چیز کا وجود ہی نہیں ہے۔ پاکستان میں ایک گاؤں یا قصبہ ہے، منڈی بہاؤالدین، اگر کسی کینیڈین نے نہیں دیکھا تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ نہیں ہے۔ اگر وہ کہے کہ اس شہر کو نقشے میں ایسے ہی ڈال دیا ہے۔ تو اسے لوگ پاگل ہی کہیں گے۔ اسی طرح جس نے مذہب سے تعلق ہی پیدا نہیں کیا، کچھ دیکھا اور سیکھا ہی نہیں۔ اس کو پتہ ہی نہیں کہ مذہب کیا چیز ہے، اس کو پتہ ہی نہیں کہ اللہ کیا چیز ہے اور اس کے لئے اس نے کبھی کوئی کوشش ہی نہیں کی۔ اس کا اعتراض کردینا کہ کوئی خدا ہے ہی نہیں۔ بیوقوفی کی باتیں ہیں۔ ہمارا خدا، جو کتاب ہے، آپ نے پڑھی ہے؟ انگریزی میں اس کا نام Our God ہے۔ اسے ضرور پڑھو۔ ہر وقف نو کو یہ کتاب پڑھنی چاہئے کیونکہ آجکل دہریت کا زور ہے۔ پھر یہ جو اعتراض کرنے والے ہیں۔ ان کو اگر دلیل سے جواب دو، تو بات نہیں کرتے۔ Richard Dawkins جو مشہور دہریہ ہے۔ ہمیشہ خدا پر اعتراض کرتا رہتا ہے۔ اسے میں نے تفسیر کبیر کا انگریزی سیٹ اور خلیفہ رابع کی کتاب Revelation, Rationality......... دی اور کہا کہ یہ پڑھ کر بتاؤ کہ خدا ہے کہ نہیں۔ تو اس کا جواب یہ تھا کہ مجھے کتابیں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، میں نہیں مانتا۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہمیں کہتے ہیں کہ ان کی کتابیں پڑھیں اور جب ہم کہتے ہیں کہ ہماری کتابیں پڑھو تو کہتے ہیں کہ ہمیں ضرورت نہیں۔ میں نے یہ تمام کتابیں امام عطاء المجیب راشد صاحب کے ذریعہ بھیجی تھیں۔

☆ایک نوجوان نے سوال کیا کہ کیا آپ کینیڈا جماعت سے خوش ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ناراضگی کی کوئی وجہ ہے؟ اگر خوش نہیں ہوں تو ناراضگی کی کوئی وجہ ہونی چاہئے۔ کیا تمہیں کوئی وجہ نظر آتی ہے؟ اگر ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں تو بلاوجہ میں نے ناراض کیوں ہونا ہے۔ میں نے تو جلسہ پر ڈیوٹی دینے والوں کی تعریفیں کردی ہیں۔ بس تمہاری بھی تعریف کردی ہے جن لوگوں نے ڈیوٹی دی ہے۔

☆ایک طفل نے سوال کیا کہ کیا Genetic Modification جو انسانیت کے لئے فائدہ مند ہے، غلط ہے، اگر ہے تو کیوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کسی بیماری کا اگر علاج کرنا ہے تو وہ درست ہے۔ لیکن Cloning کی اجازت نہیں ہے یا کسی کی شکل بدل دینا بھی درست نہیں ہے۔ اگر Stem Cell یا کسی اور Tissue کے ذریعہ سے ٹھیک کرنا ہے تو جائز ہے۔ ماں کے پیٹ میں جب Embryo ہو تو اس کا علاج کرنا بھی جائز۔ جو ناجائز ہے وہ یہ ہے کہ کسی چیز کی شکل نہیں بدلنی جو Cloning ہے۔ دوسری چیز ناجائز یہ ہے کہ خاوند اور بیوی کے نطفہ اور انڈے سے ہی پیدائش ہوسکتی ہے، کسی غیر مرد کے نطفہ کو عورت سے ملانا کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔

☆پھر اسی بچہ نے دوسرا سوال کیا کہ پھل، سبزیاں اور اناج کو Genetically Modified کرنا جائز ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بہت سارے جو پھل سبزیاں ہیں وہ اس طرح سے تیار کی جاتی ہیں تو تم کرسکتے ہو۔ مثلاً گندم، اس کی کاشتکاری آج سے پچاس سال پہلے ایک ایکڑ پر ڈھائی سو کلو ہوتی تھی۔ تو آج ہزار یا دو ہزار کلو ایک ایکڑ پر ہوتی ہے۔ تو اس کو انہوں نے اسی طرح ہی تیار کیا ہے۔ اسی طرح انسانوں میں بھی اگر Genetically اس کی بیماری کا علاج کیا جاسکتا ہے تو وہ جائز ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کے ان کے پاس مختلف طریقے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تم ریسرچ میں جاؤ تو Genetics میں ماسٹر کرو اور پی ایچ ڈی کرو اور پھر ریسرچ کرو۔

واقفین نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور نے اس کلاس میں شامل تمام واقفین نو کو قلم عطا فرمائے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

احمدیہ امن انعام 2017ء

مکرمہ Setsuko Thurlow صاحبہ

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے جلسہ سالانہ یوکے 2016ء کے تیسرے روز 14 راگست 2016ء کو امن انعام کا اعلان کیا جسے Ahmadiyya ...... Peace Prize کہا جاتا ہے۔ یہ انعام جماعت احمدیہ یوکے کے زیرانتظام منعقد ہونے والی امن سمپوزیم کے موقع پر دیا جاتا ہے۔ یہ انعام 2009ء سے دنیا بھر میں امن کو فروغ دینے کے لئے منتخب شخصیات کو دیا جاتا ہے۔ امسال مکرمہ Setsuko Thurlow صاحبہ کو یہ انعام دیا جائے گا۔ موصوفہ Hiroshima پر گرائے جانے والے بم کے بعد بچ گئی تھیں اور اب Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے کام کررہی ہیں۔ آپ کی پیدائش جنوری 1932ء میں ہیروشیما جاپان میں ہوئی۔ اگست 1945ء میں جب ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا گیا تو آپ کی عمر 13 سال تھی۔ اس کے بعد حالات کو دیکھ کر اور آپ کے تجربات نے آپ کی زندگی بدل دی۔ بذات خود Atomic Bomb کے نتائج دیکھ کر یعنی موت، عظیم تکالیف اور تباہی کو دیکھ کر آپ نے اپنی زندگی Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے وقف کر دی۔ آپ نے Nuclear جنگوں کے نتیجہ میں انسانی ہمدردی اور انسانی خدمت کے پہلو کو خاص طور پر اجاگر کیا ہے اور Nuclear کے موضوع سے متعلق خاموشی کو ختم کرنے کی بالخصوص کوشش کی اور Nuclear کے خلاف کئی مہمات جاری کیں۔ آپ اب کینیڈا میں رہتی ہیں اور وہاں کی نیشنل ہیں۔ کینیڈا اور جاپان دونوں نے آپ کے کام کو سراہا ہے اور آپ کو The Order of Canada Medal بھی ملا ہے جو کینیڈا کے شہری کے لئے سب سے بڑا انعام ہے۔ آپ کو جاپانی حکومت کی طرف سے Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے خاص نمائندہ بنایا گیا۔ آپ نے United Nations کی Assembly کی First Committe سے بھی خطاب کیا ہے۔ آپ کو Ahmadiyya .... Peace Price جماعت احمدیہ یوکے کے زیرانتظام امن سمپوزیم 2017ء کے موقع پر دیا جائے گا۔

انعامی سکالرشپس 2016ء

زیر انتظام: نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان

درخواست دہندگان سکالرشپ فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔ غیر تصدیق شدہ اور نامکمل فارم قابل قبول نہ ہوں گے۔ نیز واقفین نو اپنا حوالہ نمبر بھی درج کریں درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2016ء ہے۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے امتحانات 2016ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء و طالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔ ان سکالرشپس کیلئے پاکستان بھر کے احمدی طلباء و طالبات درخواست دے سکتے ہیں خواہ ان کی بورڈ/ یونیورسٹی میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو۔ تمام انعامات بلحاظ پوزیشن دیئے جائیں گے اور تمام پوزیشنز نظارت تعلیم میں موصول ہونے والی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں۔ قواعد وضوابط اور درخواست دینے کا طریقہ کار آخر میں درج ہے۔ سکالرشپس کو تین مختلف Categories میں تقسیم کیا گیا ہے۔

☆ جنرل سکالرشپس ☆ میڈیکل سکالرشپس
☆ دیگر سکالرشپس

جنرل سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جو صرف زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلبہ/ طالبات کو دیئے جاتے ہیں ان کے لئے مزید کسی قسم کی کوئی شرط نہ ہے۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ صدیق بانی میٹرک سکالرشپ
☆ صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ
☆ خورشید عطاء سکالرشپ

صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی بورڈ میں میٹرک کے دونوں گروپس جنرل گروپ اور سائنس گروپ میں جو طلبہ/ طالبات سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے ان کو مبلغ دس، دس ہزار روپے کے دو انعام دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ایک انعام جنرل گروپ اور ایک انعام سائنس گروپ کے طلبہ کو دیا جائے گا۔

صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ کے درج ذیل تینوں گروپس کے لئے حسب تفصیل انعامات دیئے جائیں گے۔

☆ پری میڈیکل گروپ ☆ پری انجینئرنگ گروپ
☆ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام Combinations)

درج بالا تینوں گروپس میں جو طلبہ/ طالبات سب سے زیادہ نمبرز حاصل کریں گے ان کو پچیس پچیس ہزار روپے مع گولڈ میڈل کے تین انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

خورشید عطاء سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں دوسری اور تیسری پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں دوسری پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو پچیس پچیس ہزار روپے کے چار انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

میڈیکل سکالرشپس

یہ سکالرشپس ایسے طلباء و طالبات کو دیئے جائیں گے جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ میڈیکل کالج/ یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کی تعلیم مکمل کی ہو۔ سکالرشپس کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں پر بلحاظ پوزیشن یہ سکالرشپس دیئے جاتے ہیں۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ (انعامی رقم مبلغ 500 پاؤنڈز) ☆ مرزا مظہر احمد سکالرشپ (انعامی رقم مبلغ 75 ہزار روپے) ☆ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن USA سکالرشپ vi (انعامی رقم مبلغ 75 ہزار روپے) ☆ امۃ الکریم زیروی سکالرشپ (مبلغ 50 ہزار روپے کے دو انعامات) ☆ سندس باجوہ سکالرشپ (مبلغ 50 ہزار روپے کے دو انعامات) ☆ ملک دوست محمد سکالرشپ (انعامی رقم مبلغ 50 ہزار روپے) ☆ حفیظن بیگم مرزا عبدالحکیم بیگ سکالرشپ (انعامی رقم مبلغ 50 ہزار روپے) ☆ رفیع اظہر سکالرشپ (انعامی رقم مبلغ 25 ہزار روپے)

دیگر سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جن کا اپنا اپنا طریقہ کار ہے۔ ہر ایک سکالرشپ کا طریقہ کار اس کے نیچے درج ہے۔ ان سکالرشپس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خالدہ افضل سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے دوسالہ گریجوایشن میں سب سے زیادہ نمبرز حاصل کرنے والے دو طلباء و طالبات کو پینتیس، پینتیس ہزار روپے کے دو انعامات دیئے جائیں گے۔ گریجوایشن (بی اے/ بی ایس سی) میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات اپنی درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں۔ فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ جو کہ پہلی اور دوسری پوزیشن ہولڈر کو دیا جائے گا۔ ایک جیسے فیصد نمبر حاصل کرنے پر اس پوزیشن پر آنے والے طلبہ/ طالبات میں انعام تقسیم کر دیا جائے گا۔

ملک مقصود احمد شہید (سرائے والا) سکالرشپ

ایسے طلباء و طالبات جنہوں نے کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے M.Com یا B.Com (Hons) چار سالہ کورس پاس کیا ہو ان کو بیس بیس ہزار روپے کے انعامات اور جن طلباء و طالبات نے B.Com دوسالہ پروگرام پاس کیا ہو ان کو پندرہ ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ یہ انعامات موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/ طالبہ کو دیئے جائیں گے۔ ایک جیسے فیصد نمبر حاصل کرنے پر اس پوزیشن پر آنے والے طلبہ/ طالبات میں انعام تقسیم کر دیا جائے گا۔

مرزا غلام قادر شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم/ طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ سے بی ایس (آنرز) کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/ طالبہ کو دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کی رقم پچیس ہزار روپے ہوگی۔ ایک جیسے فیصد نمبر حاصل کرنے پر اس پوزیشن پر آنے والے طلبہ/ طالبات میں انعام تقسیم کر دیا جائے گا۔

نواب عباس احمد خان سکالرشپ

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن USA سکالرشپ VI

خلیل احمد سولنگی شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپس ایسے طلباء و طالبات کو دیئے جائیں گے جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ سے بیچلرز آف انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کی ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر ہو گا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں اول، دوم اور سوم پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/ طالبہ کو دیا جائے گا۔ پہلی اور دوسری پوزیشن کیلئے 75 ہزار روپے اور تیسری پوزیشن کیلئے 50 ہزار روپے کی رقم ہوگی۔ ایک جیسے فیصد نمبر حاصل کرنے پر اس پوزیشن پر آنے والے طلبہ/ طالبات میں انعام تقسیم کر دیا جائے گا۔

غلام احمد خان ظہور وناصرہ بیگم ظہور سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم/ طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ سے کیمسٹری، بایوٹیکنالوجی یا بایوکیمسٹری میں سے کسی ایک میں بی ایس آنرز پاس کیا ہو۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/ طالبہ کو پچاس ہزار روپے کا ایک انعام دیا جائے گا۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو ایس اے سکالرشپ IV

یہ سکالرشپ ایسے طلباء و طالبات کو بطور انعام دیا جائے گا جنہوں نے پاکستان کی کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے بی ایس (چار سالہ) پروگرام میں کسی بھی مضمون میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہو۔

موصولہ درخواستوں میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ/ طالبات کو بالترتیب ساٹھ ہزار روپے، پچاس ہزار روپے اور چالیس ہزار روپے کی رقم بطور انعام دی جائے گی۔ ایک جیسے فیصد نمبر حاصل کرنے پر اس پوزیشن پر آنے والے طلبہ/ طالبات میں انعام تقسیم کر دیا جائے گا۔ ایک جیسے فیصد نمبر حاصل کرنے پر اس پوزیشن پر آنے والے طلبہ/ طالبات میں انعام تقسیم کر دیا جائے گا۔ نیز کسی اور سکالرشپ میں نام آنے کی صورت میں طالب علم یا طالبہ کو یہ سکالرشپ نہ دیا جائے گا۔

باقی صفحہ 8 پر

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل اینڈ کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649

گوندل کے ساتھ پچاس سال
☆ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
☆ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 047-6212758, 0301-7979258, 0333-7703400

بقیہ از صفحہ 7: انعامی سکالرشپس

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو ایس اے سکالرشپ V

یہ سکالرشپ ایسے طلباء و طالبات کو دیا جائے گا جنہوں نے پاکستان کی کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے ایم فل یا ایم ایس پروگرام میں کسی بھی مضمون میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہو۔ موصولہ درخواستوں میں ایم فل یا ایم ایس پروگرام میں 80% سے زائد نمبر حاصل کرنے پر بلحاظ میرٹ پہلی دو پوزیشنوں میں اس سکالرشپ کی رقم بالترتیب اسی ہزار روپے اور ستر ہزار روپے بطور انعام دی جائے گی۔ اگر کوئی درخواست 80% سے زائد نمبر پر موصول نہ ہوئی تو 70% سے زائد نمبر حاصل کرنے والی پہلی دو پوزیشنوں کو یہ سکالرشپ بطور انعام دیا جائے گا۔ کسی اور سکالرشپ میں نام آنے کی صورت میں طالب علم یا طالبہ کو یہ سکالرشپ نہ دیا جائے گا۔ ایک جیسے فیصد نمبر حاصل کرنے پر اس پوزیشن پر آنے والے طلبہ/ طالبات میں انعام تقسیم کر دیا جائے گا۔

قواعد وضوابط

1:۔ یہ اعلان 2016ء میں ہونے والے سالانہ امتحانات کیلئے ہے اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہوگا۔ 2015ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو یہ انعامات دیئے جا چکے ہیں۔

2:۔ اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (FIRST ANNUAL EXAMINATION) پر ہوگا۔

3:۔ مرحلہ وار (BY PARTS) یا نمبر بہتر (DIVISION IMPROVE) کرنے کرنے والے طلباء و طالبات اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

4:۔ بعض مخصوص سکالرشپس کے علاوہ طلباء و طالبات کیلئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ موصولہ درخواستوں میں اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا حقدار قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریقہ کار

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2016ء ہے۔ درخواست فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔ درخواست فارم کے بغیر درخواست قابل قبول نہ ہوگی۔

سادہ کاغذ پر درخواست بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوائیں۔

درخواست کے ساتھ متعلقہ ڈگری کا رزلٹ کارڈ/TRANSCRIPT کی نقل لف کرنا لازمی ہوگا۔

درخواست فارم پر مکرم امیر صاحب ضلع/مکرم صدر صاحب حلقہ کی تصدیق لازمی ہوگی۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

انعام کے حقدار طلباء کو ان کی درخواست پر درج پتہ یا فون نمبر پر اطلاع دی جائے گی۔ لہٰذا مکمل پتہ، فون نمبر اور ای میل ایڈریس لازمی تحریر کریں۔ عدم دستیابی مکمل پتہ وفون نمبر کی وجہ سے اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے دفتر پر کوئی حرف نہ ہوگا نیز اسناد کی تمام نقول A-4 پیپر پر اور واضح ہوں۔ مزید معلومات اور فارم نظارت تعلیم کی اس ویب سائٹ www.nazarattaleem.org یا ای میل saeed@nazarattaleem.org کے ذریعے بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ای میل: info@nazarattaleem.org

saeed@nazarattaleem.org

فون: 047-6212473 فیکس: 047-6212398

(نظارت تعلیم)

Every price a master peice
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 0092-47-6213312

مکان برائے کرایہ
دفتر فیکسو سب ڈویژن چناب نگر کیلئے مکان کرایہ پر درکار ہے جس میں کم از کم چھ سے زائد کمرے ہوں کسی مین روڈ کے نزدیک ہو اور پارکنگ کی جگہ بھی موجود ہو۔ خواہشمند افراد فوری طور پر ایس ڈی او فیسکو سب ڈویژن چناب نگر سے دفتری اوقات میں رابطہ کریں۔
فون دفتر: 047-6212373
موبائل فون نمبر: 0345-1501033

Life Care Ambulance Service
ربوہ میں پہلی بار پرائیویٹ مکمل سہولیات کے ساتھ A.C ایمبولینس سروس کا آغاز ہو چکا ہے
پروپرائیٹر: طاہر محمود رابطہ نمبر 0332-7054311

ورده فیبرکس
Winter Variety
انتظار کی گھڑیاں ختم۔ لیلن ہی لیلن۔ کاٹن ہی کاٹن۔ کھدر ہی کھدر
تمام برانڈز کی ریپلیکا لیلن ہول سیل ریٹ میں حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

کراچی بیوٹی کلینک اینڈ سکن کیئر سنٹر اینڈ ٹریننگ سنٹر
سکن کی تمام بیماریوں کیلئے (صرف خواتین کیلئے)
0336-4177745 3/60 دارالعلوم شرقی حلقہ مسرور ربوہ

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 047-6211971
فون 6214214 دکان 6216216

اٹھوال فیبرکس
لیلن بوتیک سوٹ، لیلن سوٹ، نیٹ دوپٹے کے ساتھ لیلن کرتی شرٹ، لیلن فینسی سوٹ، ریشمی سوٹ کاٹن فینسی سوٹ (لیلن فینسی سوٹ 1000 میں سیل پر) شال کیپری اٹل مردانہ ورائٹی بھی دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

سیل۔ سیل۔ سیل
النور گارمنٹس
مردانہ، بچگانہ، پینٹ شرٹ، شلوار قمیض، سکول یونیفارم
النور لیڈر ہاؤس
ہینڈ کیری، اٹیچی بیگ، سکول بیگ، اور لیڈیز پرس کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ: 0321-7706542

مس کولیکشن شوز
انشاء اللہ مورخہ 4 نومبر بروز جمعۃ المبارک
لوٹ سیل میلہ
لیڈیز اور مردانہ جوتوں کی سردیوں کی ورائٹی پر
لوٹ سیل میلہ
مردانہ شوز، مردانہ جوگر، لیڈیز جوگر، کالج شوز، پمپ لیڈیز
اقصیٰ روڈ ربوہ

شادی ہال
بکنگ کیلئے رابطہ کریں
وینس کمپلیکس راجیکی روڈ
نشیمن ٹینٹ سروس
چوہدری وسیم احمد: 0333-6714312
0331-7723249

صحت مند دانت صحت مند زندگی کی ضمانت
سمائل کیئر ڈینٹل کلینک
ڈاکٹر نعیم انور سینئر ڈینٹل سرجن
0321-6818118
نزد گلشن احمد نرسری کالج روڈ ربوہ
(سابقہ علی تکہ شاپ) کلینک ٹائم: عصر تا عشاء
اب دانتوں کے علاج کے لئے لاہور یا فیصل آباد جانے کی ضرورت نہیں

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 4 نومبر

طلوع فجر	5:03
طلوع آفتاب	6:24
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:19
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	16 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4 نومبر 2016ء

6:30 am	حضور انور کے اعزاز میں بیت محمود میں استقبالیہ 14 مئی 2016ء
8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
12:55 pm	حضور انور کے اعزاز میں سٹاک ہوم میں استقبالیہ 17 مئی 2016ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیوکلینک اینڈ سٹور
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔ اے)
سراج مارکیٹ ربوہ 0476-211510، 0344-7801578

عامر موٹرورکشاپ
سوزوکی اور تمام گاڑیوں کی مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
پروپرائیٹر: عامر شہزاد: 0332-4710920
ساہیوال روڈ رحمٰن کالونی نزد اقصیٰ سیکنڈری ربوہ

کریسنٹ فیبرکس
ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز و جینٹس سوٹنگ، لہنگا و فراک، شادی بیاہ کی فینسی و کامدار ورائٹی پاکستان وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ بنیان و جراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز نیز امپورٹڈ بیڈ شیٹس دستیاب ہیں
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

FR-10